بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خصوصی نمبر

کلام الامام ❖ امام الکلام

(داعی الی اللہ)

نگران ملک منصور احمد عمر
مدیر عبدالباسط طارق

مغربی جرمنی

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

فتح ۱۳۶۲ ھش 21/12/83 دسمبر ۱۹۸۳ء

امام وقت کی آواز

اے احمدی نوجوانو! اٹھو اور دنیا میں پھیل جاؤ!

خدا کی محبت کی بنسی بجاؤ جو مسیح موعودؑ نے تمہیں عطا کی ہے

آج دنیا کی تقدیر احمدی نوجوانوں سے وابستہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۲ ھش اکتوبر ۱۹۸۳ء کے افتتاحی خطاب میں فرمایا:-

"---- اے احمدی نوجوانو! اٹھو اور دنیا میں پھیل جاؤ خدا کی محبت کی بنسی بجاؤ جو مسیح موعود علیہ السلام نے تمہیں عطا کی ہے اب شیطان کی بنسی کے دن گنے جا چکے ہیں خدا کی بنسی وہ بنسی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎ آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام - مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

اس لیے جب تم عشق خدا اور عشق رسولؐ کی لے پر بنسی بجاتے ہوئے دنیا میں نکل جاؤ گے تو فرشتے تمہاری لے پر گائیں گے ---- احمدی نوجوانو! اٹھو تم سے دنیا کی تقدیر وابستہ ہے جاؤ! فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے ---- آپ کے نیک ارادوں کو اللہ تعالیٰ دوام بخشے آپ کی توقعات سے بھی بڑھ کر آپ کو اپنی ایسی محبت عطا کرے جو ساری محبتوں پر غالب آئے ---- اسلام کا غلبہ بہت نزدیک ہے میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اسلام کی فتح کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں" (الفضل ۲۹ اخاء)

> اسلام کا غلبہ بہت نزدیک ہے
> میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں
> اسلام کی فتح کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں

اسلام کا غلبہ دلیل سے نہیں بلکہ روحانیت سے ہوگا

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں حضور اقدس نے فرمایا

"میرے سارے سفر کا ماحصل یہ ہے کہ چونکہ دنیا مادیت کی طرف تیزی سے جھکتی جا رہی ہے اس لئے ہمارے ساتھ مقابلے کی فیلڈ سکڑتی جا رہی ہے اب دنیا سے ہمارا مقابلہ کسی دلیل پر نہیں ہوگا بلکہ اس بات پر ہوگا کہ خدا ہے یا نہیں؟ ایک با خدا شخص میں اور ایک بے خدا شخص میں کیا فرق ہے؟" (الفضل ۱۵ نبوت ۱۳۶۲ ھش مطابق ۱۵ نومبر)

مغربی جرمنی کے احباب سے حضور اقدس کا خطاب

اس ملک کی تقدیر بدلنے کے لئے ہر احمدی کو اپنے دل کی کیفیت بدلنی پڑے گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخن Aachen مغربی جرمنی میں مورخہ ۳ تبوک ۱۳۶۱ ھش بمطابق ۳ ستمبر ۱۹۸۲ء خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے مغربی جرمنی کے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب تک کے مختصر سے سفر میں یورپ کے جتنے ممالک میں بھی جانے کا موقع ملا ہے یہ احساس شدت کے ساتھ پیدا ہوتا رہا ہے کہ یہ قومیں مجموعہ تضادات ہیں ایک پہلو سے ان کو دنیا کی ترقیاں نصیب ہوئیں اور ابھی تک وہ ترقیاں اُن کو حاصل ہیں اور ایک دوسرے پہلو سے یعنی روحانی اور اخلاقی لحاظ سے یہ لوگ گرتے چلے گئے ہیں یہاں تک کہ اُس آخری کنارے پر پہنچ گئے ہیں جس سے آگے سزا و جزاء کا دور شروع ہوتا ہے مزید آگے بڑھنے کی مہلت نہیں ملا کرتی

..... اس پس منظر میں جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے ابھی تک ہم اپنے فرائض کی ادائیگی میں پوری طرح آغاز سفر بھی نہیں کر سکے ساری دنیا کو جھنجھوڑنا اس کو جگانا اور خدائے حی و قیوم کی طرف متوجہ کرنا یہ ہمارا کام تھا اور ہمارے کام سے مراد مبلغین کا کام نہیں ہے دنیا میں قومیں کبھی بھی مبلغین کے ذریعہ ترقی نہیں کیا کرتیں مبلغین تو صرف مذکر کرانے والے ہوتے ہیں تبلیغ کا بوجھ ساری جماعت اٹھایا کرتی ہے ساری دنیا میں اسلام کی جو تبلیغ ہوئی ہے وہاں کون سے مبلغ تھے جنہوں نے فتح کیا ہے مبلغین تو یاد دہانی کا کام کیا کرتے تھے تبلیغ کا حقیقی کام عوام الناس نے کیا ہے۔ چین کو کن مبلغین نے مسلمان بنایا تھا ہندوستان میں کن مبلغین نے اسلام پھیلایا تھا انفرادی طور پر کچھ تاجر تھے اور کچھ درویش صفت لوگ تھے جو خدا کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے وہ جہاں جہاں گئے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام بھی کرتے رہے اس طرح اسلام مختلف ملکوں میں پھیلتا چلا گیا

---- دعائیں کرتے ہوئے اپنے دل کی کیفیت بدلنے کی کوشش کریں جب تک ہر احمدی جو یہاں بس رہا ہے اس کے دل کی کیفیت نہیں بدلے گی اور احساس پیدا نہیں ہوگا وہ تبلیغ نہیں شروع کرے گا اس وقت تک ان قوموں کی کیفیت بدلنے کے خواب، خواب رہیں گے آپ ہزار مسجدیں بھی یہاں بنالیں تب بھی ان کی تقدیر نہیں بدلے گی جب تک ہر احمدی اسلام کی تبلیغ نہ کرے اور آگے مبلغ احمدی نہ پیدا کرے صرف یہی ایک قانون ہے جس سے قوموں کی تقدیریں بدلا کرتی ہیں اور کوئی قانون نہیں ہے ہر شخص کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی آپ کو اگر تبلیغ کرنی نہیں آتی تو کوئی بات نہیں آپ پیغام تو دے سکتے ہیں آپ کے پیغام کے پیچھے فکر اور جذبہ تو پیدا ہو سکتا ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ دعائیں تو کر سکتے ہیں بس پیغام دیں دعائیں کریں اللہ تعالیٰ آپ کو خود تبلیغ کی راہیں سکھائے گا خود مسائل سمجھائے گا آپ کی مشکلات کو سلجھائے گا سب طاقت خدا کی ہے ہماری کچھ بھی نہیں ہے"

(الفضل ۹ ر اخاء ۱۳۶۲ ھش)

بقیہ از صـ ۸

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہمارا عقیدہ بتاتا ہے۔ کہ یہ صحیح ہے۔ ایک عربی مسلمان سے گفتگو ہوتی رہتی ہے..... آج ہی اہلیہ کی تقریباً ½ ۱ گھنٹہ تک ایک جرمن عیسائی عورت سے ٹیلیفون پر بات ہوئی۔..... میں نوکری پر جاتے اور آتے ہر ممکن طریقے سے موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ ڈاکٹروں پروفیسروں گورنمنٹ کے بڑے بڑے افسروں تک ہیڈ پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ مل کر چھوٹے اشتہار اور کتابیں پوسٹ کر رہا ہوں۔.. تبلیغی اسٹال ابھی تک لگا رہے ہیں۔ ۵ ماہ کے عرصہ میں ۴۰-۴۵ ہزار لوگوں نے ہمارا اسٹال دیکھا۔ اور آرڈر بک کروائے"۔

دورہ مشرق بعید مکمل فرمانے کے بعد حضور اقدس

کے خطابات

میں دیکھ رہا ہوں کہ بہت جلد دنیا فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والی ہے

مشرق بعید کے چار ملکوں کا تاریخ ساز دورہ مکمل فرمانے کے ۱۵ اخاء ۱۳۶۲ ہش (۱۵ اکتوبر 1983ء) کو لاہور میں تشریف لانے پر حضور نے احباب جماعت سے فرمایا:۔

"----- دنیا کو نیکی کی تلاش ہے جہاں بھی نیکی ہوگی وہ اسے قبول کریں گے اسلئے جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ اپنے اندر نیکی پیدا کریں اور دنیا کو احمدیت کی دعوت دیں صرف نیکی پیدا کرنا ہی کافی نہیں نیکی کی دعوت دینا بھی ضروری ہے --- آج کل دلائل کی زیادہ ضرورت نہیں بلکہ یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اگر تم اپنے رب کی طرف نہ آئے تو تباہ ہو جاؤ گے اگر سارے احمدی یہ کام شروع کر دیں تو بڑی جلدی کایا پلٹ سکتی ہے -----" (الفضل ۱۵ اِخاء ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

اسی روز مسجد دارالذکر لاہور میں حضور نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"---- میں ایسے آثار دیکھ رہا ہوں کہ انشاء اللہ بہت جلد لوگ فوج در فوج احمدیت میں شامل ہونے والے ہیں مشرق بعید میں اللہ تعالیٰ نے نئی فتح کے دروازے کھول دیئے ہیں... فتح تو آنی ہی آنی ہے آپ (احباب جماعت) اس کے لئے تیاریاں کریں تسبیح اور حمد کے ذریعے اپنی خامیوں کو دور کریں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیں" (الفضل ۱۵ اخاء ۱۳۶۲ ہش)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۲ ہش کے افتتاحی خطاب کے دوران ---

"------- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندھ کے ایک دوست کے رویاء اور اپنے ایک رویاء سے استنباط کرتے ہوئے جماعت کو یہ خوشخبری دی کہ انشاء اللہ فجی میں احمدیت کو بہت فروغ حاصل ہوگا حضور نے فرمایا فجی جا کر مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہ قوم اسلام قبول کرنے کے لئے بالکل تیار بیٹھی ہے اس مقصد کے لئے اب باقاعدہ منصوبہ بندی کے ذریعہ کوشش شروع کر دی گئی ہے احباب فجی کے دلوں میں بڑا عزم اور جذبہ ہے اور وہ جماعت کی ترقی کے لئے بے پناہ قربانیاں دینے کو تیار ہیں اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ فجی کے احمدی احباب کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ مقامی لوگوں کی زبان سیکھیں ان سے روابط استوار کریں اور انہیں احمدیت کا پیغام پہنچائیں فجی کی جماعت کے بارے میں حضور نے فرمایا یہ جماعت تعداد کے لحاظ سے کم مگر اثر کے لحاظ سے بہت مضبوط ہے وہاں کے مقامی ہندو سکھ لیڈروں نے کھلے بندوں احباب جماعت کے کردار کی تعریف کی اس سے مجھے خوشی ہوئی کہ اس جماعت میں ترقی کرنے کا مادہ موجود ہے حضور نے فرمایا فجی میں اسلام کی اشاعت کے لئے میں بھی دعا کر رہا ہوں احباب جماعت بھی اس کے لئے خصوصی دعا کریں فجی کوئی بڑا ملک نہیں ہے یہ چند دنوں کی بات ہے ایک قدم ایک چھلانگ اور ایک جھپٹا کافی ہے میں بڑا پر امید ہو کر وہاں سے آیا ہوں

(بقیہ صلا پر)

آج دنیا سے سچ غائب ہوتا جا رہا ہے

احمدی بچوں نے سچ کو فتحیاب کرنا ہے

مجلس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۹۸۳ء کے موقعہ پر حضور اقدس نے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :- "------ آپ نے کل بڑے ہو کر ساری دنیا کا بوجھ اٹھانا ہے اس لئے آج ہی سے اپنی تربیت کریں آپ سے ایک مطالبہ یہ کیا جاتا ہے کہ آپ سچ بولیں اور گالیاں نہ دیں آج دنیا سے سچ غائب ہوتا جا رہا ہے آپ احمدی بچوں نے سچ کو فتحیاب کرنا ہے اس لئے مذاق میں بھی کبھی جھوٹ نہ بولیں اگر آپ سچے ہوں گے تو بچپن میں ہی آپ کو خدا مل جائے گا سچائی کو بہت مضبوطی سے تھامیں ---- حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب احمدی بچوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عطا کرے اور ایسی نسلیں ہمیں پیدا کرنے کی توفیق ملے جو ساری دنیا کی فاتح ہوں ....." (الفضل ۲۹ اخاء ہش ۱۳۶۲ بمطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

انقلاب لانے کے لئے احمدی عورتوں کی ذمہ داری

حضور اقدس نے احمدی مستورات کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۲ ہش کے موقعہ پر اپنے خطاب میں فرمایا:

" تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے لجنہ اماء اللہ کے حالیہ اجتماع میں کامیاب حاضری پر مستورات کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ یہ تو امید تھی کہ حاضری میں اضافہ ہوگا اور قدم ترقی کی جانب اٹھے گا مگر یہ خیال نہیں تھا کہ لجنات اپنی خوشکن حاضری میں خدام کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گی ---- حضور نے فرمایا دوسرا اہم مسئلہ عورت کی آزادی ہے عورتوں کو یہ حق ہے کہ ان کو آزادی دلائی جائے مگر کس سے آج مغربیت کے زہر نے عورت کو آزادی کے نام پر جانور بنا دیا ہے پھر اقتصادی لحاظ سے بھی اس پر ظلم کیا جاتا ہے اسلام عورت پر کمانے کی ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر کمانے سے روکتا بھی نہیں عورت کی کمائی کی صورت پر اس پر پابندی نہیں کہ وہ اپنی آمد گھر پر خرچ کرے یہ مرد کی ذمہ داری ہے مگر مغرب میں عورت کو یہ حق بھی نہیں - اسلئے عورت کو مغربیت سے آزاد کرانا بہت اہم مسئلہ ہے"

(الفضل ۲۷ اخاء ۱۳۶۲ ہش ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

انصار اللہ سے حضور اقدس کا خطاب

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۲ ہش کے موقعہ پر حضور اقدس نے اپنے اختتامی خطاب کے دوران فرمایا:

" میں نے اہل آسٹریلیا کو کہا کہ ہم نے تمہیں تبدیل کر کے چھوڑنا ہے ہم یہ عزم کر کے یہاں آئے ہیں خدا کی نظر میں ہم مسلمان ہیں اور جس پر خدا کی محبت کی نظر پڑے وہ لازماً کامیاب ہوتا ہے اب تمہارا واسطہ ہم سے ہے ہم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمہیں فتح کریں گے اور فتح کئے بغیر نہیں چھوڑیں گے"۔

(الفضل ۳ نبوت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۳ نومبر ۱۹۸۳ء)

تیسری سالانہ تربیتی کلاس مغربی جرمنی

(از ۲۴ تا ۳۱ فتح ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۲۴ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳)

مغربی جرمنی کی سالانہ تربیتی کلاس مسجد نور فرینکفرٹ اور مسجد فضل عمر ہمبرگ میں ۲۴ تا ۳۱ فتح ۱۳۶۲ ہش منعقد ہوگی - ان شاء اللہ تعالیٰ - زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اسمیں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے - صدر / سیکرٹری صاحبان جلد شامل ہونے والوں کے اسماء سے مطلع فرمائیں - صرف فرینکفرٹ اور ہمبرگ کی مستورات اور بچیوں کیلئے علیحدہ انتظام ہوگا - (مشنری انچارج مغربی جرمنی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا مکتوب

امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

۱۱۳۱۲
۶.۱۱.۸۳

پیارے عزیزم ملک منصور احمد عمر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی چٹھی مورخہ 24.10.83 موصول ہوئی الحمد للہ کہ آپ بخیر وعافیت فرانکفرٹ پہنچ گئے ہیں۔ خداوند کریم آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشے۔

یاد رہے کہ جب تک آپ ساری جماعت کو مبلغ نہیں بناتے اُس وقت تک حقیقی انقلاب نہیں آسکتا سب سے زیادہ زور اس بات پر دینے کی ضرورت ہے کہ ہر فرد جماعت کو مبلغ بنایا جائے اس کی راہ نمائی کی جائے اور اس کی نگرانی کی جائے۔ خداوند کریم آپ کو توفیق دے اور مدد فرمائے۔ آمین۔

★ ہر فرد جماعت کو مبلغ بنایا جائے تاکہ حقیقی انقلاب آئے

میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ مغربی جرمنی میں بھی تاریخی نوعیت کی عظیم الشان خدمات سرانجام دیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور میری توقعات سے بہت بڑھ کر خدمت کی توفیق ملے۔ احباب جماعت کو محبت بھرا سلام۔

والسلام

خاکسار **مرزا طاہر احمد** (خلیفۃ المسیح)

مختلف ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ اور اجتماعات کے مواقع پر حضور اقدس کے پیغامات

سوئٹزرلینڈ

"یہ بھی یاد رہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تبلیغ واشاعت اسلام کا کام بلاد مغرب میں عرصہ سے شروع ہو چکا ہے اور اب ہم پر فیصلہ کن جہاد کی ساعت سعد آئی ہے اس لئے تیار ہو جاؤ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے تبلیغ کے لئے جہاں دلائل وبراہین عقل ونقل کی ضرورت ہے وہاں اعلیٰ کردار اور نیک نمونہ کی بے حد ضرورت ہے"

(الفضل ۷ نبوت ۱۳۶۲ ھش مطابق ۷ نومبر ۱۹۸۳ء)

فیصلہ کن ساعت آ رہی ہے

امریکہ

"... یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کا پیغام باحسن طریق اور اعلیٰ حکمت کے ساتھ دوسروں تک پہنچائیں رسم ورواج اور تمدن کا فرق اسلام کا پیغام پہنچانے کی راہ میں حائل نہ ہو اسلام میں تبلیغ ایک بہت بڑی نیکی ہے اس بارہ میں میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آرام سے نہ بیٹھیں اور تن من دھن کی بازی لگا کر اپنے ملک کے ہر ایک فرد تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہو جائیں ..."

(الفضل ۳ اخاء ۱۳۶۲ ھش مطابق ۳ اکتوبر)

تن من دھن کی بازی لگائیں

کینیڈا

"جب احمدیت کی اشاعت خدا کی تقدیر مبرم ہے تو کیوں نہ ہم اپنی تدابیر کو خدا کی تقدیر سے ہم آہنگ کریں اپنے فرض اور کام کی عظمت کو سامنے رکھیں اور اس کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش کریں اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر احمدی داعی الی اللہ بن جائے تبلیغ ہر احمدی کا فریضہ ہے اگر اس میں غفلت ہوگی تو ہم خدا کے حضور جوابدہ ہوں گے۔ تیسرا امر جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ خدا کی تقدیر آپکو ایسی جگہ لے گئی ہے جہاں رزق کی فراوانی ہے یہ خدا کا ایک فضل ہے اور اسکے فضل اور نعمت کا قولی اور عملی شکریہ لازم ہے"

(الفضل یکم نبوت ۱۳۶۲ ھش مطابق یکم نومبر)

ناروے

"... برادران عزیز! انصار اللہ کے لئے میرا پیغام یہی ہے کہ وہ اس وقت واقعی اور حقیقی انصار بن جائیں اپنی متضرعانہ دعاؤں سے جن سے رحمت خداوندی جوش میں آجائے اور اپنی مخلصانہ جدوجہد سے دنیا کی تاریکی کو دور کریں تا مخلوق خدا اپنے خالق کو پہچان لے اور اس ارحم الراحمین کے سایہ رحمت وعاطفت میں لوٹ آئے۔ نور خداوندی سے منور ہو حقیقی سکون وراحت اور طمانیت قلب نصیب ہو یاد رکھیں جس خطہ ارض پر آپ آباد ہیں اسکی تاریکی دعاؤں سے دور ہوگی دلوں کا بدلنا خدا کے قبضہ میں ہے اور آپ بھائیوں کی دعوت الی اللہ میں اثر پیدا ہونا بھی اسی کے فضل اور اذن پر منحصر ہے لہٰذا اسی مولیٰ کریم عزیز وحکیم خدا کا دروازہ کھٹکھٹاؤ اسی پر توکل کرتے ہوئے اپنے پروگراموں پر عمل کرو اسی سے راہنمائی حاصل کرو۔ سستیاں ترک کر دو کہ اب دوڑنے کا وقت آچکا ہے خداوند کریم آپ کو ہمت دے" (الفضل ۱۸ اخاء ۱۳۶۲ ھش مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

بقیہ از صـ۳

اور مجھے یقین ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل نازل کیا تو وہ میری امیدوں سے کہیں بڑھ کر فضل فرمائے گا۔ مجھے نظر آرہا ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کے پھیلنے کے دن قریب آگئے ہیں۔"

(الفضل ۲۲ اخاء ۱۳۶۲ ھش)

محترم ملک منصور احمد عمر صاحب امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی کا دورہ جماعتہائے مغربی جرمنی

محترم ملک منصور احمد صاحب عمر امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی نے مشن کا چارج لینے کے کچھ عرصہ بعد مغربی جرمنی کی جملہ جماعتہائے احمدیہ کا دورہ فرمایا۔ سالانہ مجلس شوریٰ کی مصروفیت کے باعث چند ایک جماعتوں کا دورہ نہ کیا جاسکا جو مجلس شوریٰ کے بعد کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم مشنری انچارج صاحب نے اپنے دورہ کے دوران جماعتوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک داعی الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی نیز انہیں اس امر کی یاددہانی کروائی کہ ہر احمدی مبلغ ہے حضور اقدس کے خصوصی ارشادات کو جماعتوں تک پہنچایا گیا کہ جرمن قوم کو اسلام کا پیغام دینے اور جرمنی میں روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے مغربی جرمنی میں مقیم ہر فرد جماعت پہلے اپنے وجود میں انقلاب پیدا کرے۔ دعاؤں نیک نمونہ اور میدان تبلیغ میں انتھک جدوجہد کے ذریعہ یہ کام سرانجام دیا جاسکتا ہے تبلیغ کے ضمن میں جماعتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ احباب جماعت سے تعارف حاصل کرنے اور بعض تربیتی امور سرانجام دینے کا بھی موقعہ ملا۔ بعض جرمن اور غیراز جماعت افراد کیلئے سوال و جواب کی مجالس منعقد کی گئی تھیں جن میں محترم امیر صاحب نے تسلی بخش جواب دیئے جن کا خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مشنری انچارج صاحب نے جرمن زبان میں تبلیغی کیسیٹس کا سلسلہ شروع کیا ہے اس سلسلہ کی پہلی کیسٹ دورہ کے دوران ہر جماعت کو دی گئی اور انہیں ہدایت کی گئی کہ اسکی کاپیاں کثرت سے جرمنوں میں تقسیم کی جائیں محترم امیر صاحب کی مصروفیت کے باعث اگرچہ ہر جماعت میں زیادہ وقت نہ دیا جا سکا تاہم جماعتوں نے تھوڑے وقت میں بھی خدا کے فضل سے محترم امیر صاحب سے کافی استفادہ کیا یہ دورہ کئی لحاظ سے مفید اور بابرکت ثابت ہوا۔ جماعتوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس قسم کے دوروں کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔

یہ دورہ ۱۲ تا ۲۶ نبوت ۱۳۶۲ ھش (بمطابق ۱۲ تا ۲۶ نومبر ۱۹۸۳ء) جاری رہا ہمبرگ مشن کے ساتھ متعلقہ جماعتوں کے دورہ کے دوران مکرم حیدر علی صاحب ظفر امام مسجد فضل عمر ہمبرگ بھی مکرم مشنری انچارج کے ہمراہ رہے یہ دورہ مشن کی کار کے ذریعہ کیا گیا خاکسار اور مندرجہ ذیل دوستوں کو بھی محترم مشنری انچارج صاحب کی مصاحبت کا فخر حاصل ہوا۔ مکرم داؤد احمد صاحب ناصر۔ مکرم سعید احمد صاحب۔ مکرم قاضی طاہر احمد صاحب۔ مکرم محمد الیاس صاحب۔ ہم دو دو دوست ایک وقت میں محترم امیر صاحب کے ہمراہ رہے۔

اس دورہ کے دوران بے شمار ایمان افروز واقعات مشاہدہ میں آئے لیکن رسالہ میں جگہ کی قلت کے باعث مضمون کو مختصر کرنا پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ہم سب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم روحانی قیادت میں حقیقی قربانی پیش کرنے کی توفیق بخشے اور خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے جب ساری جرمن قوم اسلام قبول کرکے امن و عافیت کے حصار میں پناہ لے۔ آمین

خاکسار
مقصود احمد۔ فرانکفرٹ

مغربی جرمنی کے ایک مخلص احمدی نوجوان اور انکی اہلیہ کی قابلِ تقلید تبلیغی مساعی

مکرم مظفر احمد صاحب ملک قائد مجلس خدام الاحمدیہ برلن نے اپنی اور اپنی اہلیہ کی تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خط لکھا تھا۔ حضور انور نے اسپر نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مکرم ملک صاحب موصوف کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ پیش کی جا رہی ہے۔ تاکہ مغربی جرمنی کے دیگر احمدی احباب و مستورات بھی اسی جذبہ و شوق کے ساتھ جرمن قوم تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کریں۔ مکرم مظفر احمد صاحب ملک حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں:-

"میری اہلیہ عورتوں تک اور فیمیلیز تک پیغام پہنچانے کا رستہ بنتی ہے۔ اور پھر بعد میں میں ان تک محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ پچھلے دنوں ایک جرمن سسٹر کے متعلق پتہ چلا کہ وہ (بوجہ خانگی لڑائی جھگڑے) ذہنی طور پر بالکل مفلوج ہو چکی ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی ایک ہفتے کا سارا کھانے کا سامان اپنے پیسوں سے لاکر خود اس کے گھر چھوڑ کر آئے۔ اور اس کو ہر طرح سے تسلّی و تشفّی دی۔ وہ بہت متأثر ہوئی اور پھر میری اہلیہ نے گھر کی صفائی کرنے میں مدد کی۔ اور فرنیچر ایک یوگوسلاوین دوست کی مدد سے بڑی گاڑی میں رکھ کر ان کے گھر پہنچایا۔ علاوہ اس کے ان کے بچوں کے لئے اہلیہ نے تحفے کپڑے اور بچوں کی FOOD خرید کے دوسری دفعہ لے گئی۔ وہ بہت متأثر ہوئی۔

جب بتایا کہ یہی تو ہمارے خلیفہ کا حکم اور احمدیت ہے کہ بھوکے کو روٹی چاہیئے۔ زبانی باتوں اور وعدوں سے اس کا پیٹ کسطرح بھرے گا۔ پھر انہوں نے احمدیت کے مطالعہ کیلئے کتابیں مانگیں اور احمدیت کے متعلق سوال پوچھے۔ اور اب کتابیں پڑھ رہی ہیں۔ دوسری مسلمان فیمیلی زیرِ تبلیغ ہے۔ ان کی اہلیہ احمدیت سے بہت متأثر ہے۔ اہلیہ نے ان کے بچوں کے لئے پاکستانی شلوار قمیص سی کر تحفۃً دی۔ ان کی بارہ سالہ بچی نے پاکستانی شلوار قمیص کی خواہش ظاہر کی تھی۔ ان جرمن برادر نے بھی میرے پاس پاکستانی شلوار قمیص کی خواہش ظاہر کی تھی۔ خاکسار نے اپنے دو نئے جوڑے شلوار قمیص ایک عدد گرم ایک عدد ٹھنڈا ان کو دے دئے۔

ایک اور ترکی مسلمان زیرِ تبلیغ ہے وہ دوسروں کو احمدیت کے متعلق اچھے انداز میں تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ کہ تم لوگ شراب پیتے ہو۔ زنا کرتے ہو۔ اور ہر بری عادت اپنائے ہو۔ اور پھر بھی تم مسلمان کہلاتے ہو۔ لیکن ایک احمدی شراب بھی نہیں پیتا۔ زنا بھی نہیں کرتا۔ نماز اور قرآن پڑھتا ہے۔ اور ایک مثال ہوتا ہے۔ لیکن وہ مسلمان نہیں ہے۔ وہ دوسروں کو حضرت

(بقیہ صـ پر)

Khutba Hazurs:

F I J I

IST EINER REVOLUTION ZUGUNSTEN

DES ISLAM

SEHR NAHE

Am Freitag, dem 21. Oktober, kommentierte Hazrat Khalifatul Massih IV den Vers: "wa lillahil mashriqo wal maghrib fa ainama towalloo fasamma wajhallhi innallah samiun aleem". Hazur bemerkte, daß die Reise, die er und seine Gefährten vor kurzem zur Verbreitung des Islam unternommen hatten, eine ganze Reihe von breiten Wegen für diese Arbeit geöffnet hätten; Gott der Allmächtige hatte Sich auf dieser Reise auf verschiedene Weise manifestiert.

Über die Fiji-Inseln sprechend, berichtete Hazur der Jamaat, daß die Ahmadies in diesem Land eine große Neigung dazu hätten, ihre moralischen und spirituellen Bedingungen zu verbessern, und daß sie bereit seien, alle erdenklichen Opfer zu bringen, die von ihnen auf dem Weg Gottes verlangt werden könnten. Was ihr spirituelles Verständnis betrifft, so konnte er sehen, daß sie während ihrer Gebete zu Gott und indem sie für das Wohlergehen der Menschheit beteten Tränen vergiessen würden und die Stätten ihrer Niederwerfungen damit benetzen würden.

Hazur sagte der Jamaat auch, daß die Reise ausgesprochen wirkungsvoll gewesen wäre, und daß er beobachten konnte, daß ein großartiger Umschwung in ihrem Leben stattgefunden hatte, und zwar auf so umfassende Art, daß Hazur hinzu-ügte, daß er die Veränderung nicht in Worten beschreiben könne.
Hazur forderte alle Mitglieder der Jamaat auf der ganzen Welt auf, für die Fijianer zu beten, denn sie seien an der Schwelle zu einer Revolution zugunsten des Islam.

(Während eines Vortrags über die Fiji-Ahmadies zu einer anderen Gelegenheit berichtete Hazur der Jamaat, daß, als er nach Australien abgereist sei, ihn dort ein Fijianischer Ahmadie, der augenscheinlich "kein sehr begüterter Mensch ist", ihn dort besucht habe, und als er gefragt wurde, warum er nach Australien gekommen sei, antwortete er, daß er das Gefühl gehabt habe, noch einige Zeit mit Hazur verbringen zu müssen; das habe ihn nach Australien geführt. Hazur merkte an, daß während der ganzen Zeit, die er in Australien gewesen sei, dieser ehrenswerte Mann all seine Zeit den Diensten der Jamaat zur Verfügung gestellt habe. Er verließ das Land, um nach Fiji zurückzufahren, erst, als Hazur Australien verließ.)

Eine weitere Khutba:

GEHT VORAN MIT BRENNENDEN GEBETEN!

DIE ZEIT FÜR DIE ÜBERLEGENHEIT DES ISLAM IST ERSCHIENEN!

Am Freitag, dem 27. Mai 1983, sprach Hazrat Khalifatul Massih IV kommentierend über die Verse 52-71 der Suratul Anbiya und sagte dazu der Jamat, daß es ein unveränderbares Gesetz Gottes wäre, daß jene, die ihre Stimmen zugunsten der Wahrheit erheben, mit dem Feuer konfrontiert werden, das für sie von ihren Gegnern angezündet worden ist; dieses Feuer indes verändert sich letztlich in einen Garden.

Hazur merkte an, daß " obwohl es die Wahrheit ist, die überzeugende Beweise auf ihrer Seite hat, so sind es doch nicht die Beweise, die die Wahrheit voranbringen und einsetzen.; es ist die Gnade Gottes, die das zustandebringt."

Hazur ermahnte die Mitglieder der Gemeinde, sich selbst darauf vorzubereiten, all das Üble auszurotten, das irgendwo in der Welt zu finden ist; es sei ihre Pflicht, sagte er, "und das ist es, wofür ihr von Gott ausgewählt worden seid. Jeder Ahmadi muß sich vollkommen der Hilfe Gottes bewußt sein und vertrauen zu ihr haben, und, in der Tat, jederman sollte sich darüber klarwerden, daß Gott auf seiner Seite ist und daß Er bereit ist, Wunder zu ihrer Unterstützung zu zeigen."

Hazur bemerkte zudem, daß es ein großes Glück für die Mitglieder der Jamaat sei, daß sie von Gott auserwählt worden seien, diese großartige und lobenswerte Aufgabe zu vollbringen.

Ihr solltet voranschreiten, sagte er, mit glühenden Gebeten und ernsthaften Opfern.

Hazur erzählte auch, was Hazrat Ibrahim geschehen war, und wie er die Idole in Stücke geschlagen habe. "Er war eine wahrhaftige und aufrichtige Persönlichkeit und war von Gott mit großer Einsicht betraut worden."

Hazur sprach über die Bewohner der Welt und sagte, daß durch den Umstand, daß sie sich auf verschiedenen Stufen befinden, die Jamaat sich verschiedenartigen "Jahrhunderten" gegenübersieht, und deswegen habe sie sich in einen Zustand der Bereitschaft für diese Arbeit auf ihren unterschiedlichen Ebenen zu versetzen. "Was immer für falsche Glaubensarten, die je existiert haben mögen, auch in diesem Jahrhundert vorzufinden sind, die Zeit ist nun dafür gekommen, daß Wahrheit vorherrschen möge und die Prophezeiung, die im Heiligen Quran (wa izar rosolo uqqitat - Vers 12 der Sura Al-Mursalat) enthalten ist, erfüllt werden wird.

Er bezog sich auch auf eine Prophezeiung, die dem Verheißenen Messias, Friede sei auf ihm, gewährt worden ist, die besagt, daß er die Gewänder von zahlreichen Propheten tragen werde.

Hazur sagte der Jamaat, daß sie beten und voranschreiten solle.